اخلاق سیریز
دل بدلے تو زندگی بدلے
(پارٹ 2)
نگہت ہاشمی
النور پبلیکیشنز

المحاسبہ

یادداشتیں

محاسبہ کیا ہے؟

یہ دیکھو کل کے لئے کیا کیا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ج وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ (18)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ تعالیٰ سے ڈرکر رہو۔اور چاہئے کہ ہر شخص یہ دیکھے کہ اُس نے کل کے لیے کیا بھیجا ہے؟ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرکر رہو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اُس سے باخبر ہے جو تم عمل کرتے ہو۔'' (الحشر:18)

دیکھو بھول نہ جانا۔

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰهُمْ اَنْفُسَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ (19)

''اور تم اُن لوگوں کی طرح نہ بن جاؤ جو اللہ تعالیٰ کو بھول گئے تو اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اپنا آپ بھلا دیا۔یہی لوگ نافرمان ہیں۔'' (الحشر:19)

جنتی اور جہنمی برابر نہیں۔

لَا يَسْتَوِيْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ (20)

''دوزخ والے اور جنت والے برابر نہیں ہوسکتے۔ جنت میں جانے والے ہی کامیاب ہیں۔'' (الحشر:20)

محاسبے کا نتیجہ

حنظلہ منافق ہو گیا۔

عَنْ حَنْظَلَةَ الْاُسَيِّدِيِّ قَالَ:۔ وَكَانَ مِنْ كُتَّابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ۔ قَالَ: لَقِيَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ: كَيْفَ اَنْتَ ؟ يَا حَنْظَلَةُ !قَالَ:قُلْتُ : نَافَقَ حَنْظَلَةُ قَالَ:سُبْحَانَ

یاداشتیں

اللهِ اِمَا تَقُوْلُ ؟قَالَ قُلْتُ :نَكُوْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يُذَكِّرُنَا بِا لنَّارِ وَالْجَنَّةِ [حَتّٰى] كَاَنَّا رَأْىَ عَيْنٍ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَافَسْنَا الْاَزْوَ جَ وَالْاَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ، نَسِيْنَا كَثِيْرًا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ : فَوَاللهِ اِنَّا نَلْقىٰ مِثْلَ هٰذَا فَانْطَلَقْتُ وأنَا وَاَبُوْبَكْرٍ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلىٰ رَسُو لِ اللهِ اِقُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ:وَمَا ذَاكَ ؟قُلْتُ :يَا رَسُوْلَ اللهِ! نَكُوْنُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِا لْجَنَّةِ وَالنَّارِ [حَتّٰى] كَاَنَّا رَأْيَ عَيْنٍ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِيْنَا كَثِيْرًا۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهِ ! اِنْ لَوْ تَدُوْمُوْنَ عَلىٰ مَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِىْ وَفِىْ الذِّكْرِ لَصَفَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلىٰ فُرُشِكُمْ وَفِىْ طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ ! سَاعَةً وَسَاعَةً ثَلَاثَ مِرَارٍ۔

حضرت حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اوروہ رسول اللہ ﷺ کے کاتبوں میں سے تھے۔وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ملاقات ہوئی توانہوں نے کہا:''اے حنظلہ رضی اللہ عنہ !تم کیسے ہو؟''میں نے کہا:''حنظلہ تو منافق ہوگیا۔''انہوں نے کہا:''سبحان اللہ!تم کیا کہہ رہے ہو؟''میں نے کہا:''ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اورآپ ﷺ ہمیں جنت ودوزخ کی یاددلاتے رہتے ہیں،گویا کہ ہم انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس سے نکل جاتے ہیں تو ہم بیویوں اوراولاداورزمینوں وغیرہ کے معاملات میں مشغول ہوجاتے ہیں۔'' اور ہم بہت ساری چیزوں کوبھول جاتے ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا:''اللہ کی قسم!ہمارے ساتھ بھی یہی معاملہ پیش آتا ہے۔''میں اورابوبکر رضی اللہ عنہ چلے یہاں تک کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔میں نے عرض کیا:''اے اللہ کے رسول ﷺ !حنظلہ تو منافق ہوگیا۔''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''کیا وجہ ہے؟''میں نے عرض کیا:''اے اللہ کے رسول ﷺ !ہم آپ ﷺ کی خدمت میں ہوتے ہیں تو آپ ﷺ ہمیں جنت ودوزخ کی یاددلاتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ ہمارے لیے آنکھوں دیکھے ہوجاتے ہیں۔جب ہم آپ

یاداشتیں

ﷺ کے پاس سے چلے جاتے ہیں تو ہم اپنی بیویوں اور اولاد اور زمین کے معاملات وغیرہ میں مشغول ہو جانے کی وجہ سے بہت ساری چیزوں کو بھول جاتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اگر تم اسی کیفیت پر ہمیشہ رہو جس حالت میں میرے پاس ہوتے ہوئے ذکر میں مشغول ہوتے ہو تو فرشتے تمہارے بستروں پر تم سے مصافحہ کریں اور راستوں میں بھی لیکن اے حنظلہ! ایک ساعت (یاد کی) ہوتی ہے اور دوسری (غفلت کی)۔ آپ ﷺ نے تین بار فرمایا۔

(صحیح مسلم:6966)

یادداشتیں

استعاذہ

پناہ مانگنا

وسوسہ آئے تو شیطان کے شر سے پناہ مانگو۔

1. قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ ﷺ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : يَاْتِي الشَّيْطَانُ اَحَدَكُمْ فَيَقُوْلُ : مَنْ خَلَقَ كَذَا ؟ مَنْ خَلَقَ كَذَا ؟ حَتّٰى يَقُوْلَ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ ؟ فَاِذَا بَلَغَهُ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ وَلْيَنْتَهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کسی کے پاس شیطان آتا ہے اور تمہارے دل میں پہلے تو یہ سوال پیدا کرتا ہے کہ فلاں چیز کس نے پیدا کی؟ فلاں چیز کس نے پیدا کی؟ اور آخر میں بات یہاں تک پہنچاتا ہے کہ خود تمہارے رب کو کس نے پیدا کیا؟ جب کسی کو ایسا وسوسہ آئے تو اسے چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگے اور شیطانی خیال کو چھوڑ دے۔“ (بخاری: 3276)

سونے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرو۔

2. عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: وَكَّلَنِىْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ، فَاَتَانِى آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهُ فَقُلْتُ : لَاَرْفَعَنَّكَ اِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ـــ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ ـــ فَقَالَ اِذَا اَوَيْتَ اِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِىِّ لَنْ يَزَالَ مِنَ اللهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ .فَقَالَ النَّبِىُّ ﷺ :صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوْبٌ ذَاكَ شَيْطَانٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ صدقہ فطر کے غلہ کی حفاظت پر مجھے مقرر کیا، ایک شخص آیا اور دونوں ہاتھوں سے غلہ لپ بھر بھر کر لینے لگا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ اب میں تجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کروں گا۔ پھر انھوں نے آخر تک حدیث بیان کی۔ اس (چور) نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا

یاداشتیں

کہ جب تم اپنے بستر پر سونے کے لیے لیٹنے لگو تو آیت الکرسی پڑھ لیا کرو، اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر ایک نگہبان مقرر ہو جائے گا اور شیطان تمہارے قریب صبح تک نہ آسکے گا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ بات تو اس نے سچی کہی ہے اگرچہ وہ خود جھوٹا ہے۔ وہ شیطان تھا۔

(بخاری: 3275)

سفر میں ربّ کی پناہ مانگو۔

3. اَنَّ ابْنَ عُمَرَ عَلَّمَهُمْ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اسْتَوٰى عَلٰى بَعِيرِهِ خَارِجًا اِلٰى سَفَرٍ، كَبَّرَ ثَلاثًا ، قَالَ: "سُبْحَانَ الَّذِى سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ، وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ. اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ فِىْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَ التَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِى السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِى الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِى الْمَالِ وَالْاَهْلِ. وَاِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ، وَزَادَ فِيهِنَّ: "آئِبُونَ، تَائِبُونَ، عَابِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ".

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما خبر دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی اپنے اونٹ پر سوار ہو کر کسی سفر کے لیے نکلتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے پھر فرماتے: "پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لیے اسے مسخر فرما دیا اور ہم اسے مسخر کرنے والے نہ تھے اور ہم اپنے پروردگار کی طرف پلٹ کر جانے والے ہیں" "پھر یہ دعا مانگے" ترجمہ: "اے اللہ! ہم اس سفر میں تجھ سے نیکی اور تقوی کا اور ان اعمال کا سوال کرتے ہیں کہ جن سے تو راضی ہوتا ہے۔ اے اللہ! ہمارے اس سفر کو ہم پر آسان فرما اور اس کی مسافت کو تہہ فرما دے۔ اے اللہ! تو ہی "اس سفر میں" ہمارا رفیق ہے اور گھر والوں کا نگہبان ہے۔ اے اللہ! میں سفر کی تکلیفوں اور رنج و غم سے اور اپنے مال اور گھر والوں کے برے انجام سے تیری پناہ میں مانگتا ہوں" اور جب آپ سفر سے واپس آتے تو یہی دعا پڑھتے اور ان میں ان کلمات کا اضافہ فرماتے: "ہم واپس آنے

یادداشتیں

والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں'۔ (مسلم: 3275)

غصہ آئے تو شیطان مردود سے ربّ کی پناہ مانگو۔

4. سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ صُرَدٍ، رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَغَضِبَ أَحَدُهُمَا فَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حتى انْتَفَخَ وَجْهُهُ وَتَغَيَّرَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "اِنِّي لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِي يَجِدُ"، فَانْطَلَقَ اِلَيْهِ الرَّجُلُ فَاَخْبَرَهُ بِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ: تَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَقَالَ: اَتُرَى بِي بَاسٌ؟ اَمَجْنُوْنٌ اَنَا؟ اِذْهَبْ.

''سلیمان بن صرد سے سنا وہ نبی کریم ﷺ کے صحابی ہیں، انہوں نے کہا کہ حضور اکرم ﷺ کے سامنے دو آدمیوں نے آپس میں گالی گلوچ کی ایک صاحب کو غصہ آ گیا اور بہت زیادہ آیا، ان کا چہرہ پھول گیا اور رنگ بدل گیا۔ آنحضرت ﷺ نے'' اس وقت فرمایا کہ مجھے ایک کلمہ معلوم ہے اگر یہ غصہ کرنیوالا شخص'' اسے کہہ لے تو اس کا غصہ دور ہو جائے گا۔ چنانچہ ایک صاحب نے جا کر غصہ ہونے والے کو آنحضرت ﷺ کا ارشاد سنایا اور کہا شیطان سے اللہ کی پناہ مانگ وہ کہنے لگا کیا مجھ کو دیوانہ بنایا ہے کیا مجھ کو کوئی روگ ہو گیا ہے جا اپنا راستہ لے۔'' (بخاری: 6048)

اپنے کانوں، آنکھ، زبان، دل اور شرمگاہ کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔

5. عَنْ اَبِيهِ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلِّمْنِي تَعَوُّذًا أَتَعَوَّذُ بِهِ، قَالَ: فَأَخَذَ بِكَفِّي فَقَالَ: " قُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَمِنْ شَرِّ بَصَرِي، وَمِنْ شَرِّ لِسَانِي، وَمِنْ شَرِّ قَلْبِي، وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّي" يَعْنِي فَرْجَهُ.

''شکل بن حمید رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی

یادداشتیں

میں نے کہ مجھے کوئی ایسا تعویذ بتایئے کہ میں اس کو پڑھا کروں سو آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ''اللھم سے منی تک یعنی میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ساتھ اپنے کانوں اور آنکھ اور زبان اور دل اور منی کے شر سے اور مراد منی سے فرج ہے۔'' (الترمذی: 3492)

بیماری میں معوذتین پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آجاؤ۔

6. اَنَّ عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا :اَخْبَرَتْہُ"اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ اِذَا اشْتَکٰی نَفَثَ عَلٰی نَفْسِہٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ ، وَمَسَحَ عَنْہُ بِیَدِہٖ .فَلَمَّا اشْتَکٰی وَجَعَہُ الَّذِی تُوُفِّیَ فِیْہِ طَفِقْتُ اَنْفِثُ عَلٰی نَفْسِہٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ الَّتِی کَانَ یَنْفِثُ وَاَمْسَحُ بِیَدِ النَّبِیِّ ﷺ عَنْہُ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ جب بیمار پڑتے تو اپنے اوپر معوذتین ''سورہ فلق اور سورہ الناس'' پڑھ کر دم کرلیا کرتے تھے اور اپنے جسم پر اپنے ہاتھ پھیرلیا کرتے تھے، پھر جب وہ مرض آپ کولاحق ہوا جس میں آپ کی وفات ہوئی تو میں معوذتین پڑھ کر آپ پردم کیا کرتی تھی اور ہاتھ پر دم کر کے حضور اکرم ﷺ کے جسم پر پھیرا کرتی تھی۔'' (بخاری: 4439)

جہنم، قبر، دجال، زندگی اور موت کے فتنے سے ربّ کی پناہ مانگو۔

7. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ یُعَلِّمُھُمْ ھٰذَا الدُّعَاءَ کَمَا یُعَلِّمُھُمُ السُّوْرَۃَ مِنَ الْقُرْآنِ ،یَقُوْلُوا:"قُوْلُوا: اَللّٰھُمَّ! اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّم ،وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ ،وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مجھے یہ دعا سکھایا کرتے تھے ۔جس طرح کہ قرآن مجید کی کوئی سورت سکھایا کرتے تھے۔آپ ﷺ فرماتے ہیں' کہ تم کہو :اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ۔۔۔۔۔'' اے اللہ ہم تجھ سے جہنم کے عذاب سے پناہ مانگتے ہیں اور میں تجھ سے قبر کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں اور میں تجھ سے مسیح دجال کے فتنہ سے

یادداشتیں

پناہ مانگتا ہوں اور میں تجھ سے زندگی اور موت کے فتنہ سے پناہ مانگتا ہوں ۔"(مسلم:1333)

مصیبت، بری تقدیر اور دشمن سے ربّ کی پناہ مانگو۔

8.عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: کَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ یَتَعَوَّذُ مِنْ جَهْدِ الْبَلَآءِ، وَ دَرَکِ الشِّقَآءِ وَسُوْءِ الْقَضَآءِ وَ شَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ مصیبت کی سختی، تباہی تک پہنچ جانے، قضاوقدر کی برائی اور دشمنوں کے خوش ہونے سے پناہ مانگتے تھے"(بخاری: 6347)

ہر تکلیف کے شر سے ربّ کی پناہ مانگو۔

9.عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ الثَّقَفِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ شَکَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَجَعًا ،یَجِدُهُ فِی جَسَدِهِ مُنْذُ اَسْلَمَ ،فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ "ضَعْ یَدَکَ عَلَی الَّذِی یَأْلَمُ مِنْ جَسَدِکَ ،وَقُلْ: بِاسْمِ اللّٰهِ، ثَلَاثًا ، وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ :اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ.

"حضرت عثمان بن ابو العاص ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے "رسول اللہ ﷺ سے درد کی شکایت کی جسے وہ اپنے جسم میں اسلام لانے کے وقت سے محسوس کرتے تھے۔تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: اپنا ہاتھ اس جگہ رکھ جہاں تو اپنے جسم سے محسوس کرتا ہے اور تین مرتبہ بسم اللہ کہو اور سات مرتبہ اعوذ باللہ۔" میں اللہ کی ذات اور قدرت سے ہر اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جسے میں محسوس کرتا ہوں اور جس سے میں خوف کرتا ہوں"

(مسلم:5737)

گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو۔

10.عَنْ أَبِي هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ:"اِذَا سَمِعْتُمْ صِیَاحَ الدِّیَکَةِ ، فَسْأَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ فَاِنَّهَا رَأَتْ مَلَکًا،وَاِذَا سَمِعْتُمْ نَهِیْقَ الْحَمِیرِ ، فَتَعَوَّذُوا

یادداشتیں

بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهَا رَأَتْ شَيْطَانًا.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جب مرغ کی بانگ سنو تو اللہ سے اس کے فضل کا سوال کیا کرو، کیونکہ اس نے فرشتے کو دیکھا ہے اور جب گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو کیونکہ اس نے شیطان کو دیکھا ہے۔''

(بخاری:3303)

ہر مخلوق کے شر سے رب کی پناہ مانگو۔

11. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَا لَقِيتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِي الْبَارِحَةَ قَالَ: أَمَا لَوْ قُلْتَ حِينَ أَمْسَيْتَ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ تَضُرَّكَ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے رات بچھو نے کاٹ لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو شام کے وقت ''أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ'' پڑھ لیتا تو تمہیں یہ ''بچھو'' تکلیف نہ پہنچاتا۔''
(مسلم: 6880)

ہر عمل سے رب کی پناہ مانگو۔

12. عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَمَّا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُو بِهِ اللّٰهَ، قَالَتْ: كَانَ يَقُولُ: "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ، وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ."

''حضرت فروہ بن نوفل اشجعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی اللہ تعالیٰ سے دعاؤں کے مانگنے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا: آپ ﷺ فرماتے تھے: ''اے اللہ! میں تجھ سے اپنے کیے ہوئے عمل اور نہ کیے ہوئے عمل کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔''
(مسلم: 6895)

لباس پہنتے ہوئے اس کے شر سے رب کی پناہ مانگو۔

یادداشتیں

13.عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ﷺ قَالَ:"كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ عِمَامَةً أَوْ قَمِيصًا أَوْ رِدَاءً ، ثُمَّ يَقُولُ:"اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ ، أَسْأَلُكَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ و شَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ".

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ جب نیا کپڑا پہنتے اس کا نام لیتے جیسے امامہ یا قمیص یا چادر پھر فرماتے اللہ تیرے ہی لیے ہے تعریف تو نے پہنایا مجھے میں تجھ سے خیر مانگتا ہوں اور خیر اس کام کی جس کے لیے یہ بنا اور پناہ مانگتا ہوں میں اس کے شر سے اور اس کام کے شر سے جس کے لیے یہ بنا۔ (ترمذی: 1767)

بزدلی، ارذل عمر، دنیا کے فتنوں اور قبر کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔

14.سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ الأَوْدِيَّ ﷺ قَالَ: كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُ بَنِيهِ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْمُعَلِّمُ الْغِلْمَانَ الْكِتَابَةَ وَيَقُولُ:إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُنَّ دُبُرَ الصَّلَاةِ:"اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ ، وَأَعُوذُبِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ ، وَأَعُوذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا ، وَأَعُوذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ"فَحَدَّثْتُ بِهِ مُصْعَبًا فَصَدَّقَهُ.

''انہوں نے عمرو بن میمون اودی سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے بچوں کو یہ کلمات دعائیہ اس طرح سکھاتے تھے جیسے معلم بچوں کو لکھنا سکھاتا ہے اور فرماتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نماز کے بعد ان کلمات کے ذریعہ اللہ کی پناہ مانگتے تھے'' دعا کا ترجمہ یہ ہے'''' اے اللہ! بزدلی سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں، اس سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ عمر کے سب ذلیل حصے میں پہنچا دیا جاؤں اور تیری پناہ مانگتا ہوں میں دنیا کے فتنوں سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے'' پھر میں نے یہ حدیث مصعب بن سعد سے بیان کی تو انہوں نے بھی اس کی تصدیق کی'' (بخاری: 2822)

یادداشتیں

نعمتوں کے زائل ہونے، صحت کے منہ موڑنے، اچانک مصیبت اور رب کی ناراضگی سے اس کی پناہ مانگو۔

15. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِکَ وَفُجَآءَةِ نِقْمَتِکَ وَجَمِيْعِ سَخَطِکَ ہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ بھی تھی: اللہ! میں تیری نعمتوں کے زائل ہونے، تیری عافیت وصحت کے منہ موڑنے، سے اور اچانک مصیبت آجانے سے تیری ہر قسم کی ناراضگی سے پناہ مانگتا ہوں۔"

(مسلم: 6943)

یادداشتیں

التوبة

توبہ کیا ہے؟

ندامت توبہ ہے۔

16.عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ الْهُذَلِيِّ ﷺ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ :"النَّدَمُ التَّوْبَةُ"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"ندامت ہی توبہ ہے"۔ (ابنِ ماجہ: 4252)

استغفار اور توبہ کرنا۔

8.عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ : اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اَخْطَاَ خَطِيئَةً نُكِتَتْ فِی قَلْبِهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فَاِذَا هُوَ نَزَعَ واستَغْفَرَ وَتَابَ سُقِلَ قَلْبُه وَاِنْ عَادَ زِيدَ فِيهَا حَتّٰى تَعْلُوَ قَلْبَهُ وَهُوَ الرَّانُ الَّذِی ذَكَرَ اللهُ كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوبِهِمْ مَّا كَانُوا يَكْسِبُوْنَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بندہ جب ایک گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ ڈال دیا جاتا ہے اور جب وہ گناہ سے باز آجاتا ہے اور استغفار اور توبہ کرتا ہے تو اس کا دل صاف کردیا جاتا ہے اور اگر وہ دوبارہ گناہ کرتا ہے تو وہ نقطہ بڑھ جاتا ہے حتیٰ کہ وہ پورے دل پر چھا جاتا ہے۔ (ترمذی:3334)

توبہ کا حق کس کے لئے ہے؟

یقیناً اللہ تعالیٰ پر توبہ کا حق ان لوگوں کے لیے ہے جو نادانی سے برائی کرتے ہیں۔

5.اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ط وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا (17) وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ج حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّىْ تُبْتُ الْئٰنَ

یاداشتیں

وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ط اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا (18)

’’یقیناً اللہ تعالیٰ پر توبہ (کا حق) اُن لوگوں کے لیے ہے جو نادانی سے برائی کرتے ہیں پھر جلدی سے توبہ کر لیتے ہیں۔ پھر یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ مہربان ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا ہے، حکمت والا ہے۔(17) اور توبہ ایسے لوگوں کے لیے نہیں ہے جو برے کام کرتے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب اُن میں سے کسی کے پاس موت آ جائے تو کہتا ہے کہ یقیناً اب میں نے توبہ کی۔ اور نہیں ہے توبہ اُن لوگوں کے لیے جو اس حال میں مرتے ہیں کہ وہ کافر ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کیا ہے۔(18)‘‘ (سورة النساء: 17,18)

توبہ کب تک؟

توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔

14. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: ’’مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللهُ عَلَيْهِ‘‘.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سورج کے مغرب سے طلوع سے پہلے پہلے توبہ کر لی تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لیں گے۔
(صحیح مسلم: 6861)

موت سے پہلے تک توبہ قبول ہوتی ہے۔

10. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ’’اِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ.

’’عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ بندے کی توبہ تب تک قبول کرتے ہیں جب تک کہ گرہ نہ لگے۔‘‘ (جامع ترمذی: 3537)

اللہ تعالیٰ رات دن توبہ قبول کرتا ہے۔

یاداشتیں

9. عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یَبْسُطُ یَدَہٗ بِاللَّیْلِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ النَّھَارِ وَیَبْسُطُ یَدَہٗ بِالنَّھَارِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ اللَّیْلِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِھَا

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ رب العزت رات کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ دن کو برائی کرنے والا توبہ کرلے اور دن کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات کو گناہ کرنے والا توبہ کرلے۔(یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا) جب تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہ ہو۔'' (صحیح مسلم: 6989)

اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرتا ہے

اللہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔

1. حٰمٓ (1) تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ (2) غَافِرِ الذَّنْبِ وَ قَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ (3)

''ح۔م۔(1) اس کتاب کا نزول اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو زبردست ہے، سب کچھ جاننے والا ہے۔(2) گناہ معاف کرنے والا اور توبہ قبول کرنے والا ہے۔ سخت سزا دینے والا، صاحبِ فضل ہے۔ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اُسی کی طرف پلٹنا ہے۔(3)''

(سورۃ مومن: 1-3)

2. وَھُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ عَنْ عِبَادِہٖ وَیَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ وَیَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ.

''اور وہی ہے جو اپنے بندوں سے توبہ قبول کرتا ہے اور برائیوں سے درگزر کرتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو وہ سب جانتا ہے۔'' (سورۃ شوریٰ: 25)

3. اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ (1) وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا (2) فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَاسْتَغْفِرْہُ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا (3)

''جب اللہ تعالیٰ کی مدد اور فتح آجائے۔(1) اور تم لوگوں کو دیکھو کہ فوج در فوج اللہ تعالیٰ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں۔(2) تو اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ تسبیح کرو اور اُس سے بخشش

یادداشتیں

مانگو۔ یقیناً وہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔(3)"　　　　(سورۃ النصر:1,3)

4.وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهِمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ط رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ط اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (127) رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ص وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ج اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ (128)

"اور جب ابراہیم اور اسماعیل بیت اللہ کی بنیادیں اُٹھا رہے تھے تو انہوں نے دُعا کی:"اے ہمارے ربّ! ہم سے قبول فرمالے، یقیناً تو سب کی سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔ (127) اے ہمارے ربّ! ہم دونوں کو اپنا فرمانبردار بنا اور ہماری نسلوں میں سے اپنی فرماں بردار اُمّت اُٹھانا اور ہمیں اپنی عبادت کے طریقے بتا اور ہمیں معاف فرما، یقیناً تو بڑا معاف کرنے والا، رحم فرمانے والا ہے۔(128)"　　　　(سورۃ البقرہ: 127,128)

توبہ کرو تو اللہ تعالیٰ تم کو معاف کر دے گا۔

13.عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : لَوْ اَخْطَاْتُمْ حَتّٰى تَبْلُغَ خَطَايَاكُمُ السَّمَاءَ ثُمَّ تُبْتُمْ لَتَابَ عَلَيْكُمْ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر تم اتنے گناہ کرو کہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر تم توبہ کرو تو اللہ تعالیٰ تم کو معاف کر دے گا۔　　　　(ابن ماجہ: 4248)

اگر بندہ توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔

15.قَالَ عَبْدُاللهِ ابْنُ عَمَرَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللهُ لَهُ صَلَاةً اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللهُ لَهُ صَلَاةً اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ لَمْ يَقْبَلِ اللهُ لَهُ صَلَاةً اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ لَمْ يَتُبِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَقَاهُ مِنْ نَهْرِ الْخَبَالِ قِيْلَ : يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! وَمَا نَهْرُ الْخَبَالِ؟ قَالَ : نَهْرٌ مِنْ صَدِيْدِ اَهْلِ النَّارِ.

یادداشتیں

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے شراب پی اللہ تعالیٰ اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہیں کرتا اگر وہ توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔ اگر وہ دوبارہ پیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں کرتا اگر وہ توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے اگر وہ تیسری بار بھی پیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی چالیس کی نماز قبول نہیں کرتا اور اگر وہ توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے اگر وہ چوتھی بار پھر پیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول نہیں کرتا اور اس کو نہر خبال سے پلائے گا۔'' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ نہر خبال کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جہنم والوں کی پیپ کی نہر ہے۔ (ترمذی: 1862)

اللہ تعالیٰ توبہ پر خوش ہوتے ہیں۔

12. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم :"اَللّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ مُنْزِلًا وَبِهِ مَهْلَكَةٌ ، وَمَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ ، فَوَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ نَوْمَةً ، فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ ، حَتّٰى اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ ، اَوْ مَا شَاءَ اللّٰهُ ، قَالَ :اَرْجِعُ اِلَى مَكَانِي ، فَرَجَعَ فَنَامَ نَوْمَةً ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَاِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَهُ .

''عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کی توبہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جس نے کسی پر خطر جگہ پڑاؤ کیا، ہو اس کے ساتھ اس کی سواری بھی ہو، اور اس پر کھانے پینے کی چیزیں موجود ہوں، وہ سر رکھ کر سو گیا ہو اور جب بیدار ہوا ہو تو اس کی سواری غائب رہی ہو۔ آخر بھوک و پیاس یا جو کچھ اللہ نے چاہا اسے سخت لگ جائے وہ اپنے دل میں سوچے کہ اب مجھے اپنے گھر واپس چلے جانا چاہیے اور وہ جب واپس ہوا اور پھر سو گیا لیکن اس نیند سے جو سر اٹھایا تو اس کی سواری وہاں کھانا پینا لیے ہوئے سامنے کھڑی ہے تو خیال کرو اس کو کس قدر خوش ہوگی۔''

یادداشتیں

(صحیح بخاری: 6308)

اللہ اپنے بندے کو بخش دیتا ہے۔

17. عَنْ أَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: "إِنَّ عَبْدًا أَصَابَ ذَنْبًا وَرُبَّمَا قَالَ: أَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ: رَبِّ أَذْنَبْتُ ذَنْبًا وَرُبَّمَا قَالَ: أَصَبْتُ فَاغْفِرْ [لِيْ] فَقَالَ رَبُّهُ: أَعَلِمَ عَبْدِيْ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ. ثُمَّ مَكَثَ مَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ أَصَابَ ذَنْبًا أَوْ أَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ: رَبِّ أَذْنَبْتُ أَوْ أَصَبْتُ آخَرَ فَاغْفِرْهُ فَقَالَ: أَعَلِمَ عَبْدِيْ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ ثُمَّ مَكَثَ مَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ أَذْنَبَ ذَنْبًا وَرُبَّمَا قَالَ: أَصَابَ ذَنْبًا فَقَالَ: رَبِّ أَصَبْتُ أَوْ قَالَ: أَذْنَبْتُ آخَرَ فَاغْفِرْهُ لِيْ، فَقَالَ: أَعَلِمَ عَبْدِيْ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ ثَلَاثًا فَلْيَعْمَلْ مَاشَاءَ".

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا گیا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک بندے نے بہت گناہ کیے اور کہا اے میرے رب میں تیرا گنہگار بندہ ہوں مجھے بخش دے۔ اللہ رب العزت نے فرمایا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ضرور ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور گناہ کی وجہ سے سزا بھی دیتا ہے میں نے اپنے بندے کو بخش دیا پھر بندہ رکا رہا جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا اور اس نے گناہ کیا اور عرض کیا میرے رب! میں نے گناہ کر لیا اسے بھی بخش دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرا بندہ کہتا ہے کہ اس کا رب ضرور ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور اسکے بدلے میں سزا بھی دیتا ہے میں نے اپنے بندے کو بخش دیا پھر جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا بندہ گناہ سے رکا رہا اور اس نے گناہ کیا اور اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کیا اے میرے رب! میں نے گناہ پھر کر لیا ہے تو مجھے بخش دے اللہ تعالیٰ کہتا ہے میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ضرور ہے۔ جو گناہ معاف کرتا ہے ورنہ اس کی وجہ سے سزا بھی

یاداشتیں

دیتا ہے۔میں نے اپنے بندے کو بخش دیا تین مرتبہ۔پس اب جو چاہے عمل کرے۔"

(صحیح بخاری: 7507)

کیسی توبہ؟

اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرو، خالص توبہ۔

7. يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ۭ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (8)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرو، خالص توبہ۔ہوسکتا ہے تمہارا ربّ تم سے تمہاری برائیاں دور کردے اور تمہیں ایسے باغوں میں داخل کردے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔جس دن اللہ تعالیٰ نبی کو اور اُن لوگوں کو جو اُس کے ساتھ ایمان لائے ہیں رُسوا نہ کرے گا۔اُن کا نور اُن کے آگے آگے اور اُن کی دائیں جانب دوڑ رہا ہوگا۔وہ کہیں گے:"اے ہمارے ربّ! ہمارا نور ہمارے لیے مکمل کردے اور ہم سے درگزر فرما۔یقیناً تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔"

(سورۃالتحریم:8)

توبہ کرنے والے

بہترین خطاکار توبہ کرنے والے ہیں۔

11. عَنْ أَنَسٍ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: "كُلُّ ابْنِ آدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ."

"تمام بنی آدم خطاکار ہیں، اور بہتر خطاکار وہ ہیں جو توبہ کرلیتے ہیں۔"

(جامع ترمذی: 2499)

یادداشتیں

یقیناً اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

6. إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ

''یقیناً اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔''

(سورۃالبقرہ: 222)

اچھی طرح توبہ کرلی۔

18.عَنِ ابنِ شِهابٍ : اخبرني عُرْوَةُ بنُ الزُّبَيْرِ : اَنَّ امْرَاَةً سَرَقَتْ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ فاُتِيَ بها رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ مَرَ بها فَقُطِعَتْ يَدُها قالَتْ عائشَةُ : فَحَسُنَتْ تَوْبَتُها وتَزَوَّجَتْ وكانَتْ تَاتي بَعدَ ذٰلكَ فارْفَعُ حاجَتَها الى رَسُولِ اللهِ ﷺ .

ابن شہاب نے بیان کیا، انہیں عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ ایک عورت نے فتح مکہ پر چوری کرلی تھی ۔پھر اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر کیا گیا تھا اور آپ ﷺ کے حکم کے مطابق اس کا ہاتھ کاٹ گیا۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اچھی طرح توبہ کرلی اور شادی کرلی۔اس کے بعد وہ آتی تھیں تو میں ان کی ضرورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کردیا کرتی تھی۔

(بخاری: 2648)

توبہ کی دعائیں

اے اللہ! میری مغفرت کردے۔

19.حَدَّثَنِي شَدَّادُ بنُ اَوْسٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ :"سَيِّدُ الأسْتِغْفَارِ اَنْ يَقُولَ :اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّي لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِي وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْلِي اِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ.

یادداشتیں

مجھ سے شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سید الاستغفار (مغفرت کے تمام کلمات کا سردار) یہ ہے کہ یوں کہے "اے اللہ! تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے ہی مجھے پیدا کیا میں تیرا ہی بندہ ہوں میں اپنی طاقت کے مطابق تجھ سے کیے ہوئے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں ان بری حرکتوں کے عذاب سے جو میں نے کی ہیں تیری پناہ مانگتا ہوں مجھ پر نعمتیں تیری ہیں اس کا اقرار کرتا ہوں۔ میری مغفرت کر دے کہ تیرے سوا اور کوئی بھی گناہ نہیں معاف کرتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نے اس دعا کے الفاظ پر یقین رکھتے ہوئے دل سے انکو کہہ لیا اور اسی دن اسکا انتقال ہو گیا شام ہونے سے پہلے تو وہ جنتی ہے تو وہ جنتی ہے اور اس نے اس دعا کے الفاظ پر یقین رکھتے ہوئے رات میں انکو پڑھ لیا اور پھر اسکا صبح ہونے سے پہلے انتقال ہو گیا تو وہ جنتی ہے (صحیح بخاری: 6306)

یادداشتیں

الاستغفار

اللہ تعالیٰ کیسا بخشنے والا ہے؟

اور تیرا رب بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

1. وَرَبُّکَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ لَوْ یُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ؕ بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْئِلًا.

"اور تیرا ربّ بڑا بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ اگر وہ ان کے کیے کی وجہ سے انہیں پکڑ لے تو ان پر فوراً عذاب بھیج دے۔ مگر اُن کے لیے وعدے کا ایک وقت ہے جس سے بھاگنے کا کوئی راستہ وہ نہ پائیں گے۔" (الکہف: 58)

2. اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِکَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

"یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا وہی اللہ تعالیٰ کی رحمت کی امید رکھتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

(البقرہ: 218)

اللہ تعالیٰ مغفرت کا وعدہ دیتا ہے۔

3. اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ وَاللّٰهُ یَعِدُکُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

"شیطان تمہیں مفلسی کا وعدہ دیتا ہے اور تمہیں بے حیائی اپنانے کا حکم دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے بخشش اور فضل کا وعدہ دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ وسعت والا، جاننے والا ہے۔"

(البقرہ: 268)

4. نَبِّئْ عِبَادِیْٓ اَنِّیْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ (49) ، وَاَنَّ عَذَابِیْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِیْمُ (50)

یادداشتیں

''میرے بندوں کوخبردے دو کہ یقیناً میں بخشنے والا، رحم کرنے والا ہوں۔ (49)
اور یقیناً میرا عذاب وہ دردناک عذاب ہے۔(50)'' (الحجر: 49,50)

اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہے گا معاف کردے گا۔

5.اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِیْدًا

''یقیناً اللہ تعالیٰ معاف نہیں کرے گا کہ اس کے ساتھ شریک ٹھہرایا جائے اور اس کے علاوہ جس کے لیے چاہے گا معاف کردے گا۔اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرتا ہے تو وہ یقیناً دور کی گمراہی میں کھوگیا۔'' (النساء:116)

استغفار کیسے؟

اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہوجاؤ۔

6.اَوَلَمْ یَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ (52) قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِہِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ؕ اِنَّہٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ. (53)

''کیا بھلا انہیں معلوم نہیں کہ یقیناً اللہ تعالیٰ جس کا چاہتا ہے رزق کشادہ کردیتا ہے اور (جس کا چاہتا ہے) تنگ کردیتا ہے۔ یقیناً اس میں نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لیے جو ایمان لاتے ہیں۔(52) کہہ دو کہ اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے! اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہوجاؤ۔ یقیناً اللہ تعالیٰ سب گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ یقیناً وہی بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔(53)'' (الزمر: 52,53)

مغفرت کے لیے جلدی کرو۔

7.سَابِقُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَۃٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَجَنَّۃٍ عَرْضُھَا کَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ ؕ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

یاداشتیں

''دوڑو اپنے ربّ کی مغفرت اور اُس جنت کی طرف جس کی وسعت آسمان اور زمین کی وسعت جیسی ہے۔اُن لوگوں کے لیے تیار کی گئی ہے جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسولوں پر ایمان لائے۔یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔وہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔'' (سورۃ الحدید:21)

8. اِنَّ الَّذِیۡنَ یَخۡشَوۡنَ رَبَّہُمۡ بِالۡغَیۡبِ لَہُمۡ مَّغۡفِرَۃٌ وَّ اَجۡرٌ کَبِیۡرٌ.

''یقیناً جو لوگ بن دیکھے اپنے ربّ سے ڈرتے ہیں اُن کے لیے مغفرت اور بڑا اجر ہے۔''

(الملک:12)

استغفار کی دعائیں

سید الاستغفار

9. حَدَّثَنِي شَدَّادُ بنُ أَوْسٍ ﷛ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ :"سَيِّدُ الأَسْتِغْفَارِ أَنْ يَقُولَ :اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى أَحَدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْلِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْت.قَالَ "وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ، فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ، وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ، وَهُوَ مُوقِنٌ بِهَا، فَمَاتَ قَبْلَ أَن يُصْبِحَ، فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ".

مجھ سے شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا وران سے رسول اللہ ﷺ نے کہ سید الاستغفار (مغفرت کے تمام کلمات کا سردار) یہ ہے کہ یوں کہے"اے اللہ! تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے ہی مجھے پیدا کیا میں تیرا ہی بندہ ہوں میں اپنی طاقت کے مطابق تجھ سے کیے ہوئے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں ان بری حرکتوں کے عذاب سے جو میں نے کی ہیں تیری پناہ مانگتا ہوں مجھ پر نعمتیں تیری ہیں اس کا اقرار کرتا ہوں۔میری مغفرت کر دے کہ تیرے سوا اور کوئی بھی گناہ نہیں معاف کرتا۔آپ ﷺ نے فرمایا نے جس دعا کے الفاظ پر یقین رکھتے ہوئے دل سے انکو کہہ لیا اور اسی دن اسکا انتقال ہو گیا شام ہونے سے

یادداشتیں

پہلے تو وہ جنتی ہے تو وہ جنتی ہے اور اس نے اس دعا کے الفاظ پر یقین رکھتے ہوئے رات میں انکو پڑھ لیا اور پھر اسکا صبح ہونے سے پہلے انتقال ہو گیا تو وہ جنتی ہے۔ (بخاری: 6306)

کثرت سے استغفار کیا کرو۔

10. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: "يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَأَكْثِرْنَ الْاِسْتِغْفَارَ، فَإِنِّي رَأَيْتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ" فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ، جَزْلَةٌ: وَمَا لَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ! قَالَ: "تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِيْنٍ أَغْلَبَ لِذِي لُبٍّ مِنْكُنَّ" قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ! وَمَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ وَالدِّيْنِ؟ قَالَ: أَمَّا نُقْصَانُ الْعَقْلِ فَشَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ تَعْدِلُ شَهَادَةَ رَجُلٍ، فَهٰذَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ، وَتَمْكُثُ اللَّيَالِيَ مَا تُصَلِّي وَتُفْطِرُ فِي رَمَضَانَ، فَهٰذَا نُقْصَانُ الدِّيْنِ".

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ" اے عورتوں کے گروہ! صدقہ کرتی رہا کرو اور کثرت سے استغفار کرتی رہا کرو کیونکہ میں نے دوزخ والوں میں سے زیادہ تر عورتوں کو دیکھا ہے۔" ان عورتوں میں سے ایک عقلمند عورت نے عرض کیا کہ ہمارے کثرت سے دوزخ میں جانے کی وجہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ" تم لعنت بہت کثرت سے کرتی ہو اور اپنے خاوند کی ناشکری کرتی ہو میں نے تم عورتوں سے بڑھ کر عقل اور دین میں کمزور اور سمجھ دار مردوں کی عقلوں پر غالب آنے والی نہیں دیکھیں۔" اس عقلمند عورت نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! عقل اور دین کا نقصان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ "عقل کی کمی تو یہ ہے کہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر ہے یہ عقل کے اعتبار سے کمی ہے اور دین کی کمی یہ ہے کہ ماہواری کے دنوں میں نہ تم نماز پڑھ سکتی ہو اور نہ ہی روزہ رکھ سکتی ہو یہ دین میں کمی ہے۔" (مسلم: 241)

یادداشتیں

الاستخارہ

استخارہ کیا ہے؟

رسول اللہ ﷺ استخارہ کی قرآن کی طرح باقاعدہ تعلیم دیتے تھے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رضی اللہ عنہ قَالَ: کَانَ النَّبِيُّ ﷺ یُعَلِّمُنَا الاسْتِخَارَۃَ فِي الْأُمُوْرِ کُلِّھَا کَالسُّوْرَۃِ مِنَ الْقُرْآنِ یَقُوْلُ: "إِذَا ھَمَّ أَحَدُکُمْ بِالْأَمْرِ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ مِنْ غَیْرِ الْفَرِیْضَۃِ ، ثُمَّ یَقُوْلُ: اللّٰھُمَّ إِنِّي أَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ ، وَأَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَأَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ ؛ فَإِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ ، وَتَعْلَمُ وَأَعْلَمُ ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ، اللّٰھُمَّ ، إِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ ھٰذَا الْأَمْرَ خَیْرٌ لِي فِي دِیْنِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَۃِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِہِ فَاقْدُرْہُ لِي ، وَإِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ ھٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِیْنِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَۃِ أَمْرِي أَوْ قَالَ: فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِہِ فَاصْرِفْہُ عَنِّي ، وَاصْرِفْنِي عَنْہُ ، وَاقْدُرْ لِيَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ، ثُمَّ رَضِّنِي بِہِ ، وَیُسَمِّي حَاجَتَہُ".

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول ﷺ نے ہمیں تمام معاملات میں استخارہ کی تعلیم دیتے تھے، قرآن کی سورت کی طرح (نبی اکرام ﷺ نے فرمایا) جب تم میں سے کوئی شخص کسی (مباح) کام کا ارادہ کرے (ابھی پکا عزم نہ ہوا ہو) تو دو رکعات (نفل) پڑھے اور اس کے بعد یوں دعا کرے ''اے اللہ! میں بھلائی مانگتا ہوں (استخارہ) تیری بھلائی سے، تو علم والا ہے، مجھے علم نہیں اور تو تمام پوشیدہ باتوں کو جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے بہتر ہے، میرے دین کے اعتبار سے میری معاش ارو میرے انجام کار کے اعتبار سے یا دعا میں یہ الفاظ کہے۔ ''فی عاجل امری وآجلہ'' تو اسے میرا مقدر کردے اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے برا ہے میرے دین کے اعتبار سے، میری معاش اور میرے انجام کار کے اعتبار سے تو اسے مجھ سے پھیر دے اور مجھے اس سے پھیر دے اور میرے لیے بھلائی مقدر کردے جہاں کہیں بھی وہ

یادداشتیں

ہواور مجھے اس سے مطمئن کر دے۔(یہ دعا کرتے وقت) اپنی ضرویات کا بیان کر دینا چاہیے۔'' (صحیح البخاری: 6382)

استخارہ کیوں کیا جاتا ہے؟

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دو کاموں کے درمیان طے کرنے کے لیے استخارہ کیا کرتے تھے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ: "لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَانَ بِالْمَدِينَةِ رَجُلٌ يَلْحَدُ وَآخَرُ يَضْرَحُ فَقَالُوا: نَسْتَخِيرُ رَبَّنَا، وَنَبْعَثُ إِلَيْهِمَا فَأَيُّهُمَا سَبَقَ تَرَكْنَاهُ. فَأُرْسِلَ إِلَيْهِمَا فَسَبَقَ صَاحِبُ اللَّحْدِ، فَلَحَدُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ "

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کی وفات ہوئی تو مدینہ میں قبر بنانے والے دو شخص تھے ایک لحد بناتا تھا دوسرا ضریح ''یعنی صندوقی'' صحابی رضی اللہ عنہم نے کہا ہم اللہ سبحان وتعالی سے بھلائی مانگتے ہیں اور دونوں کو بلا بھیجتے ہیں پھر جو کوئی پہلے آئے اسی کو ہم کام میں لگا دیں گے'' اور معلوم ہو جائے گا کہ اللہ تبارک وتعالی کے نزدیک وہی بہتر ہے جو اس نے اپنے نبی کے لیے تجویز کیا'' آخر دونوں بلائے۔

(ابن ماجہ: 1557)

یاداشتیں

المعاتبه
عتاب

1.عَنْ اُمَيَّةَ اَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ،عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی:"وَاِنْ تُبْدُو مَا فِی اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْکُمْ بِهِ اللّٰهُ"وَعَنْ قَوْلِهِ:"مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُجْزَ بِهِ"[النساء: 123]فَقَالَتْ مَا سَأَلَنِی عَنْهَا اَحَدٌ مُنْذُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ:"هٰذِهِ مُعَاتَبَةُ اللّٰهِ الْعَبْدَ فِيْمَا يُصِيْبُهُ مِنَ الْحُمّٰی وَالنَّکْبَةِ حَتّٰی الْبِضَاعَةِ يَضَعُهَا فِی يَدِ قَمِيْصِهِ فَيَفْقِدُهَا فَيَفْزَعُ لَهَا،حَتّٰی اِنَّ الْعَبْدَ لَيَخْرُجُ مِنْ ذُنُوبِهِ کَمَا يَخْرُجُ التِّبْرُ الْاَحْمَرُ مِنَ الْکِيْرِ [قَالَ اَبُو عِيْسٰی]:هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ.

''حضرت امیہ سے روایت ہے کہ کہ انہوں نے حضرت عائشہ سے ان دو آیات وَاِنْ تُبْدُو مَا فِی اَنْفُسِکُمْ...... وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْءً يُجْزَبِهٖ ..... ''یعنی جو برائی کرے گا اس کی سزا پائے گا'' کا مطلب پوچھا تو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ مجھ سے ان کا مطلب کسی اور نے نہ پوچھا جب سے کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے ان کا مطلب پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان سے مراد اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے کو مصیبتوں میں گرفتار کرنا ہے جو بخار اور بدبختیوں سے ان کو پہنچتی ہیں یہاں تک کہ اپنے کرتے کی بانہہ میں کوئی چیز رکھ دیتا ہے پھر خیال کرتا ہے کہ کھوگئی اور اس کے لیے گھبرایا کرتا ہے یعنی اس گھبراہٹ سے بھی گناہ مٹ جاتے ہیں، یہاں تک کہ بندہ اپنے گناہوں سے اس طرح نکل جاتا ہے جیسا کہ سونا سرخ انگیٹھی سے ہو کر نکلتا ہے۔'' (ترمذی: 2991)

2.قَالَتْ عائِشَةُ رضی اللہ عنہا :صَنَعَ النَّبِیُّ ﷺ شَيْئًا فَرَخَّصَ فِيهِ وتَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ فَبَلَغَ ذٰلِکَ النَّبِیَّ ﷺ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ :مابالُ اَقْوامٍ يَتَنَزَّهُونَ عَنِ الشَّیْءِ اَصْنَعُهُ؟ فَوَاللّٰهِ اِنِّی اَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَاَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً.

یادداشتیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے کوئی کام کیا جس سے بعض لوگوں نے بچنا پرہیز کرنا اختیار کیا۔ جب آنحضرت ﷺ کو اس کی خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ

ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو ایسی چیز سے پرہیز اختیار کرتے ہیں جو میں کرتا ہوں۔ واللہ میں ان سے اللہ کے متعلق علم رکھتا ہوں اور ان سے زیادہ خشیت رکھتا ہوں۔

(صحیح بخاری:7301)

یادداشتیں

القسط

نزول کتاب کا مقصد (انصاف کا قیام)

انصاف قائم کرنا۔

1. لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ

''ہم نے اپنے رسولوں کو واضح نشانیوں کے ساتھ بھیجا۔ اور اُن کے ساتھ کتاب اور میزان نازل کی تاکہ لوگ انصاف پر قائم ہوں''۔

(سورۃ الحدید:25)

اللہ تعالیٰ انصاف پر قائم رہنے والا ہے۔

2. شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ، وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

''اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور اہلِ علم نے گواہی دی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ انصاف کا قائم رکھنے والا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہی غلبہ رکھنے والا، حکمت والا ہے۔''

(سورہ ال عمران:18)

رسول اللہ ﷺ کا انصاف

3. عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا: اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّتْهُمُ الْمَرْاَةُ الْمَخْزُوْمِيَّةُ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا: مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَكَلَّمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: "اَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ؟" ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ، فَقَالَ: "يَآ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا ضَلَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ، وَاِذَا سَرَقَ الضَّعِيْفُ فِيْهِمْ اَقَامُوْا عَلَيْهِ

یادداشتیں

الْحَدُّ ،وَايْمُ اللّٰهِ لَوْاَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتُ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعَ مُحَمَّدٌ يَدَها.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک مخزومی عورت کا معاملہ جس نے چوری کی تھی ،قریش کے لوگوں کے لیے اہمیت اختیار کر گیا اور انہوں نے کہا کہ آنحضرت ﷺ سے اس معاملہ میں کون بات کرسکتا ہے اسامہ رضی اللہ عنہ کے سوا جو آنحضرت ﷺ کو بہت پیارے ہیں اور کوئی آپ ﷺ سے اس کے سوا سفارش کی ہمت نہیں کرسکتا؟ چنانچہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ سے بات کی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا:''کیا تم اللہ کی حدود کے بارے میں سفارش کرنے آئے ہو''؟ پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا اور فرمایا:''اے لوگو!تم سے پہلے کے لوگ اس لیے گمراہ ہوگئے کہ جب ان میں کوئی بڑا آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے لیکن اگر کمزور چوری کرتا تو اس پر حد قائم کرتے تھے اور اللہ کی قسم!اگر فاطمہ بنت محمد ﷺ نے بھی چوری کی ہوتی تو محمد ﷺ اس کا ہاتھ ضرور کاٹ ڈالتے''۔

(بخاری:6788)

انصاف کو قائم کرنے والے بنو۔

4. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِالْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْراً فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۫ فَلَا تَتَّبِعُوْا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْراً

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو!انصاف کو قائم کرنے والے بنو اور اللہ تعالیٰ کے لئے گواہی دینے والے بنو اگرچہ تمہاری اپنی جانوں کے خلاف ہو یا والدین اور رشتہ داروں کے۔ اگر وہ امیر ہوں یا فقیر تو اللہ تعالیٰ ان دونوں سے زیادہ تعلق والا ہے۔پھر خواہشِ نفس کی پیروی کرتے ہوئے عدل سے باز نہ رہنا۔اور اگر تم نے بات بدلی یا اعراض کیا تو یقیناً جو تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے اچھی طرح باخبر ہے۔''

(سورہ النساء:135)

یادداشتیں

انصاف کی گواہی دینے والے بنو۔

5. یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ وَلَا یَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ؗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کے لیے حق پر قائم رہنے والے، انصاف کی گواہی دینے والے بنو۔ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس پر نہ اُبھارے کہ تم انصاف نہ کرو۔ عدل کرو یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اُس سے باخبر ہے جو تم کرتے ہو۔''

(سورہ المائدہ: 8)

6. وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِیْ تَبْغِیْ حَتّٰى تَفِیْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ ﴿۹﴾

''اور اگر اہلِ ایمان میں سے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو اُن دونوں کے درمیان صلح کراؤ۔ پھر اگر اُن دونوں میں سے ایک گروہ دوسرے پر زیادتی کرے تو اُس گروہ سے لڑو جو زیادتی کرے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف لوٹ آئے۔ پھر اگر وہ پلٹ آئے تو اُن دونوں کے درمیان عدل کے ساتھ صلح کراؤ اور انصاف کرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔''

(سورہ الحجرات: 9)

کتاب انصاف قائم کرنے کے لیے نازل ہوئی

لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَیِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِیْزَانَ لِیَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ

''ہم نے اپنے رسولوں کو واضح نشانیوں کے ساتھ بھیجا۔ اور اُن کے ساتھ کتاب اور میزان

یادداشتیں

نازل کی تا کہ لوگ انصاف پر قائم ہوں"۔

(سورۃ الحدید:25)

رسول اللہ کا انصاف

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ،حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ،عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا: أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّتْهُمُ الْمَرْأَةُ الْمَخْزُومِيَّةُ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا: مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ حِبُّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ؟ فَكَلَّمَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: "أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ؟" ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ ،فَقَالَ: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّمَا ضَلَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ ،وَإِذَا سَرَقَ الضَّعِيفُ فِيهِمْ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ ،وَايْمُ اللَّهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتُ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعَ مُحَمَّدٌ يَدَهَا.

ہم سے سعید بن سلیمان نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے لیث نے بیان کیا، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے عروہ نے بیان کیا اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک مخزومی عورت کا معاملہ جس نے چوری کی تھی ،قریش کے لوگوں کے لیے اہمیت اختیار کر گیا اور انہوں نے کہا کہ آنحضرت ﷺ سے اس معاملہ میں کون بات کر سکتا ہے اسامہ رضی اللہ عنہ کے سوا جو آنحضرت ﷺ کو بہت پیارے ہیں اور کوئی آپ ﷺ سے اس کے سوا سفارش کی ہمت نہیں کر سکتا؟ چنانچہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ سے بات کی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "کیا تم اللہ کی حدود کے بارے میں سفارش کرنے آئے ہو"؟ پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا اور فرمایا: "اے لوگو! تم سے پہلے کے لوگ اس لیے گمراہ ہو گئے کہ جب ان میں کوئی بڑا آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے لیکن اگر کمزور چوری کرتا تو اس پر حد قائم کرتے تھے اور اللہ کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد ﷺ نے بھی چوری کی ہوتی تو محمد ﷺ اس کا ہاتھ ضرور کاٹ ڈالتے"۔

(صحیح بخاری:6788)

یاداشتیں

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ کی زرہ گر پڑی اور ایک نصرانی کے ہاتھ لگ گئی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھ کر پہچانا اور قاضی شریح کی عدالت میں دعویٰ کیا۔ نصرانی کا دعوی تھا کہ وہ اس کی زرہ ہے۔ قاضی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ کے پاس کوئی ثبوت ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں! قاضی شریح نے نصرانی کے حق میں فیصلہ دیا۔ اس فیصلے کا یہودی پر اتنا اثر پڑا کہ وہ مسلمان ہوگیا اور کہا کہ یہ تو انبیاء علیہم السلام جیسا انصاف ہے کہ امیر المومنین مجھے اپنی عدالت کے قاضی کے سامنے پیش کرتے ہیں اور قاضی امیر المومنین کے خلاف فیصلہ دیتا ہے۔

(ابن اثیر، ج3، صفحہ 160)